سوال

(247) بدعت کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں آپ کی خدمت میں مندرجہ بالا حدیث پیش کر رہا ہوں جس میں مجھے اشکال پیش آیا اور اس کے بارے میں طلبہ میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ میں نے حدیث آپ کے سامنے اس لئے پیش کی ہے کہ آپ اس کی تحریری طور پر وضاحت فرما دیں تاکہ میں بھی اس کا مطالعہ کروں اور مجھ جیسے دوسرے طلبہ بھی پڑھیں اور ہمارے دلوں میں شک دور ہوجائے۔ حدیث یہ ہے۔ :

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں، آواز بلند ہوجاتی' شدید غضب کا اظہار ہوتا، گویا آپ کسی لشکر (کے حملے) سے ڈرا رہے ہوں ار کہہ رہے ہوں کہ وہ صبح یا شام (کے وقت) تم پر حملہ کرنے والا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے : ''مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) بھیجا گیا ہے (یہ کہتے ہوئے) آپ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملالیتے اور فرماتے :

(اَمّا بَعدُ : فَاَنَّ خَیرَ الحَدِیثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیرَ الھَدیِ ہَدیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم وَشَرَّ الاُمُورِ مُحدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدعَۃ ضَلاَلَۃ)

''اما بعد! بہترین بات' اللہ کی کتاب اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو نئے ایجاد کئے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

''میرا مومن سے تعلق خود اس کی ذات سے بھی بڑھ کر ہے، جو کوئی مال چھوڑے (اور فوت ہوجائے) تو وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو شخص قرض یا چھوٹے بچے چھوڑ جائے تو (ان کی نگہداشت اور قرض کی ادائیگی) میرے ذمہ ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا۔ اس حدیث میں الفاظ ''ہر بدعت گمراہی ہے۔'' میں بدعت کے خلاف ہوں اور سنت کی تلوار کے ساتھ اس سے جنگ کرتا ہوں۔ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے تاکہ آپ مجھے اس کی تشریح سمجھا دیں اور مجھے بدعت کا لغوی اور اصطلاحی مطلب سمجھا دیں تاکہ میں کسی ایسی چیز کی تردید نہ کروں جو بدعت نہیں ہے۔ بعض فقہاء نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بدعت پر بھی پانچوں احکام لگتے ہیں، کیا ان کے پاس اس تقسیم کی کوئی دلیل ہے؟ وہ کہتے ہیں کوئی بدعت واجب ہوتی ہے، کوئی مباح' کوئی مکروہ، کوئی مندوب اور کوئی حرام۔ گزارش ہے کہ اس کی اچھی طرح وضاحت کردیں کیونکہ طلبہ میں اس بات میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''کل'' کا لفظ حصر کا تقاضا کرتا ہے۔ الا یہ کہ اس کے بعد استثناء آجائے۔ علاوہ ازیں ابوداؤد اور ترمذی رحمہا اللہ نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں :

((فَعَلَیکُم وَسُنَّۃ الخُلفَاءِ الرَّاشِدِینَ المَھدِیِّینَ عَضُّوا عَلَیھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُم وَمُحدَثَاتِ الاُمُورِ فَاِنَّ کُلَّ مُحدَثَۃ بِدعَۃ ضَلاَلَۃ فِی النَّارِ)

''پس میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرو۔ اسے خوب مضبوطی سے پکڑ لو اور نئے نئے کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جانے والی) ہے۔''

گزارش ہے کہ یہ مسئلہ حل کردیں ج، جو میری سمجھ میں نہیں آرہا اور آپ کے سوا کوئی میرا یہ مسئلہ حل نہیں کر رہا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

١۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت مکمل کردی ہے، لہٰذا اسے کسی انسان کی طرف سے مکمل کیئے جانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل دین مکمل دیر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔'' (المائدہ: ۵/۳)

٢۔ عبادات میں اصل توقیف ہے۔ جو شخص (کسی کام کے متعلق) کہے کہ یہ عبادت شرعی ہے اس کا فرض ہے کہ ایسی شرعی دلیل پیش کرے جس سے اس کام کی مشروعیت ثابت ہو، ورنہ وہ عبادت ناقابل قبول ہے صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ثابت ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

ایک روایت میں ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ أَمْرُنَا مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔''

٣۔ بدعت کا لغوی معنی ہے: ''ایک چیز کو شروع کرنا، یا بنانا جن کہ اس کی پہلے کوئی مثال موجود نہ ہو۔'' اصطلاحی معنی یہ ہے کہ: 'کوئی قولی، عملی یا اعتقادی بدعت ایجاد کرنا جو اللہ تعالیٰ نے مشروع نہیں فرمائی۔'' بدعتیں سب گمراہی ہیں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

٤۔ دین میں بدعت کی پانچ قسمیں بنانے کی، ہماری معلومات کے مطابق، شریعت میں کوئی بنیاد نہیں۔

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ امام شاطبی رحمہ اللہ کی کتاب ''الاعتصام'' کی طرف رجوع کریں، انہوں نے بدعت کے متعلق جو تفصیلی مباحث بیان فرمائے ہیں وہ کسی دوسری کتاب میں کم ہی یجالیں گے۔ اسی طرح یہ کتابیں بھی مطالعہ کے لائق ہیں 'کتاب السنن والمبتدعات'' 'کتاب الابداع فی مضار الابتداع'' 'تنبیہ الغافلین'' از نحاس'' 'زاد المعاد'' از علامہ ابن قیم رحمہ اللہ، ''اقتضاء الصراط المستقیم'' از شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔

٥۔ لفظ 'کل'' اصطلاحی معنی کے لحاظ سے ''حصر'' کے الفاظ میں شامل نہیں وہ 'عموم' کے الفاظ میں سے ہے۔ جیسا کہ اصول فقہ کی کتابوں سے واضح ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ،نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 286

محدث فتویٰ